تعارف وتبصرہ

اظہار الحق

تالیف : علامہ رحمت اللہ کیرانوی ؒ

تحقیق وتعلیق : الدکتور محمد احمد محمد عبد القادر خلیل ملکاوی

طابع وناشر : الرئاسة العامة لادارت البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد

المملكة العربية السعودية سنہ ۱۴۱۰ھ / ۱۹۸۹ء

مولانا رحمت اللہ بن خلیل اللہ کیرانوی ؒ ہندوستان کی ان مایہ ناز شخصیتوں میں سے ہیں جو عیسائیت کے خلاف سینہ سپر ہوئے اور جہاد بالقلم والسیف کیا۔ ان ہی کے زمانے میں غدر ۱۸۵۷ء کا واقعہ پیش آیا۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جب ہندوستان میں عیسائیت کی یلغار ہو رہی تھی جس کے مقابلے کے لیے مولانا موصوف جیسے لوگ کمربستہ ہوئے حیات شبلی میں علامہ سید سلیمان ندوی رقمطراز ہیں کہ "خدا نے عیسائیوں کے مقابلہ کے لیے مولانا رحمت اللہ کیرانوی، ڈاکٹر وزیر خاں (آگرہ) اور اس کے بعد مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رحیم علی صاحب منگلوری. مولانا عنایت رسول چریاکوٹی مولانا سید محمد علی مونگیری وغیرہ اشخاص پیدا کیے ہیں جنھوں نے عیسائیوں کے تمام اعتراضات کے پرزے اڑا دیئے اور خصوصیت کے ساتھ ڈاکٹر وزیر خاں صاحب اور مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی ؒ کا وجود عیسائیت کے باب میں تائید غیبی سے کم نہیں"۔

مولانا کی پیدائش جمادی الاولیٰ ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۸ء میں کیرانہ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم گھر میں اور پھر شاہجہاں آباد دہلی اور لکھنؤ میں ہوئی۔ غدر کے بعد آپ مکہ ہجرت کر گئے اور وہیں ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء میں وفات پائی۔ آپ کی خدمات گوناگوں ہیں لیکن زیادہ تر تصنیفی اور ردِّ عیسائیت میں ہیں۔ آپ کی اولین تصنیف ازالۃ الاوہام ہے زیر تبصرہ آپ کی سب سے معرکۃ الآرا تصنیف سمجھی جاتی ہے[1]۔

اس کتاب کو آپ نے ترکی کے سلطان عبد العزیز کی درخواست پر ۱۸۶۴ء

---

[1] آپ کی سوانح اور تصنیفی خدمات پر ہم نے الگ سے ایک مضمون میں بحث کی ہے۔

میں تصنیف فرمائی۔ ہندوستان میں مولانا موصوفؒ اور پادری فنڈر کے مابین نسخ، تحریف، الوہیت مسیح، تثلیث، اعجاز القرآن اور نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء میں مناظرہ ہوا سلطان موصوف نے انہی موضوعات پر ایک جامع کتاب لکھنے کی درخواست فرمائی جو کہ آپ نے پوری کی یہ کتاب مندرجہ ذیل چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب عہد عتیق وجدید کے بارے میں ہے جس میں ان کی کتابوں کے نام، تعداد، استناد اور ان کی غلطیوں اور اختلافات کو بیان کیا گیا ہے۔

دوسرا باب تحریف کے سلسلے میں ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عہد عتیق وجدید میں لفظی ومعنوی تحریفات ہوئی ہیں۔

تیسرا باب نسخ کے بارے میں ہے جس میں ان کا منسوخ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

چوتھا باب الوہیت مسیح کے بطلان پر ہے۔

پانچواں باب قرآن کے کلام اللہ ہونے کے بارے میں ہے اس میں معترضین کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

چھٹا باب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات پر ہے اور معترضین کے جوابات دیے گئے ہیں۔

اس کتاب کے بارے میں لندن ٹائمز نے تبصرہ کیا تھا کہ اگر لوگ اس کتاب کو پڑھتے رہیں تو مسیحیت کی ترقی رک جائیگی۔

زمانہ تصنیف سے لے کر اب تک اس کی دس سے زائد اشاعتیں نکل چکی ہیں اور اس کے فرانسیسی، انگریزی، المانی، اردو اور گجراتی سمیت، متعدد زبانوں میں ترجمے ہوئے ہیں زیر تبصرہ اشاعت کو اسکی تازہ ترین اشاعت کہنی چاہیے جو کہ ۴ جلدوں میں عمدہ طباعت میں ہے کل صفحات ۱۵۰۴ ہیں۔

زیر تبصرہ اشاعت دراصل الدکتور محمد احمد محمد عبدالقادر خلیل ملکاوی کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ہوئی ہے جس پر انھیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔

محقق نے مقدمہ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح قدرے مطول اور پادری فنڈر کے مختصر حالات بیان کیے ہیں۔ مناظرہ کبریٰ آگرہ کی تفصیلات بھی بیان کی گئی ہیں اس کے علاوہ اظہار الحق کی اب تک کی اشاعتوں اور اس کے مختلف زبانوں میں ترجمے کی روداد نقل کی گئی ہے، تحقیق وتعلیق میں بعض مخطوطات کو بھی سامنے رکھا گیا ہے، اختلاف عبارت کو حاشیہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ اظہار الحق کی اب تک کی اشاعتوں میں سب سے نفیس اور تحقیق وتعلیق میں سب سے جامع معلوم ہوتی ہے۔

(محمد حبیس کریمی)